

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گھاس کاشت کر کے فروخت کرنے کی مخصوص صورت کا حکم

سوال:

محترمی و مکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن حفظہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کاشت سے چند دن پہلے مالک زمین اور خریدار کے درمیان معاہدہ طے ہوتا ہے۔ معاہدہ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مالک زمین طے شدہ وزن کے بیج (مثلاً 40 کلو گرام) اپنی زمین میں بوئے گا، پانی کی اتنی باریاں لگائے گا، اتنی سپرے کرے گا، کھاد کی اتنی مقدار ڈالے گا وغیرہ۔ ان اشیاء کی مذکورہ مقدار کے نتیجے میں جتنی بھی فصل پیدا ہوئی وہ خریدار اسے خریدنے کا پابند ہو گا۔ اس معاہدہ کے نتیجے میں رقم بھی مقرر کی جا چکی ہے۔ کیا روح شریعت اس عمل کی اجازت دیتی ہے؟ وگرنہ صحیح عمل کیا کیا جائے؟ مالک کہتا ہے کہ میں گھاس کاشت ہی تب کروں گا جب ریٹ مقرر کرتے ہو چاہے مارکیٹ اپ یا ڈاؤن ہو؟ کاشت گھنی ہو یا کم ہو! نیز اس بات کی وضاحت بھی فرمادیں کہ عشر کس پر ہو گا جب کہ فریقین کی وجہ سے کاشت مشروط ہے۔

سائل: محمد اسحاق، جلال پور پیر والا

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

[1]: جو صورت آپ نے تحریر کی ہے اس میں گھاس کے بارے میں یہ یقین نہیں کہ اُگے گا یا نہیں اور اُگے گا تو کتنی مقدار میں ہو گا؟ اس لیے پیداوار مجہول ہونے کی وجہ سے خرید و فروخت کا یہ معاملہ کرنا درست نہیں۔ البتہ اس معاملہ کے جواز کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

۱: یہ معاہدہ عقدِ سلم کے طریقے سے کیا جائے یعنی مالک زمین اور خریدار باہمی طور پر گھاس کی قسم، مقدار، ادائیگی اور قیمت طے کر لیں کہ مثلاً خریدار دو ماہ بعد فلاں گھاس اتنی مقدار میں اتنی قیمت کے عوض مالک زمین سے وصول کرے گا۔

۲: مالک زمین اپنے خرچ سے گھاس کاشت کرے۔ جب فصل تیار ہو جائے تو اب

مالک زمین؛ خریدار کو باہمی رضامندی سے قیمت طے کر کے فروخت کر دے۔

[2]: اس پیداوار کا عشر مالک زمین پر واجب ہو گا نہ کہ خریدار پر۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد ریاض کھن

23- مارچ 2021ء